ڈاکٹر محمد راشد حفیظ
شعبہ انگریزی گورنمنٹ کالج ویمن یونیورسٹی سیالکوٹ
ڈاکٹر محمد شہباز
شعبہ انگریزی گورنمنٹ کالج ویمن یونیورسٹی سیالکوٹ
ڈاکٹر علی احمد
کامسیٹس یونیورسٹی اسلام آباد، وہاڑی کیمپس

ثانوی سطح پر پنجابی طلبہ کی انگریزی اور اردو میں تحریری اغلاط کا تقابلی جائزہ

Comparative Analysis of Punjabi Students' Writing Errors in English and Urdu at Secondary Level

Pakistan is a multilingual country with more than 60 languages. It will not be wrong to say that out of these languages, Urdu and English, which did not originate in Pakistan, are the most powerful. Urdu is the national language while English is used as the official language of the country. Both these languages are taught as compulsory subjects in our educational institutions. Punjabi is neither the official language nor is it taught as a subject in the schools. Both Urdu and English are taught from the primary up to the university levels as compulsory subjects. The aim of this study was to compare the English and Urdu errors of the Punjabi students at the secondary level.

Keywords: *Multingual, Country, Languages, Originate, Compulsory, Educational, Punjabi, Primary.*

تعارف:

پچھلی صدی کے آغاز سے ہی لسانی تعلیم کی تحقیق میں مروجہ اصطلاحوں میں دولسانی تعلیم دولسانیت اور کثیر السانیت اہم اصطلاحات کے طور پر ابھری ہیں اور تب سے اب تک انہیں لسانی تحقیق میں بہت اہمیت حاصل ہے۔ اگر کسی شخص کو ایک سے زائد زبانوں پر ایک معقول حد تک مہارت حاصل ہے تو اسے دولسانی کہا جا سکتا ہے۔ دولسانی طلبا دو زبانوں میں مہارت رکھتے ہوئے دو مختلف ثقافتوں کے درمیان پائے جانے والے فرق اور تضاد سے بھی آگاہ رہتے ہیں۔ اسی بنا پر انگریزی استعمال کرنے والے ایسے دولسانی طلبا جن کی مادری زبان انگریزی نہیں ہے ان

طلبا سے مختلف ہوتے ہیں کہ جن کی مادری زبان انگریزی ہے مگر انہیں کسی اور زبان پر عبور حاصل نہیں ہوتا (بر سک اور ہر نگٹن، ۲۰۱۰)۔ کچھ محققین کا خیال ہے کہ دنیا کی آبادی کا بیشتر حصہ ایک سے زائد زبانیں بولتا ہے (کک، ۲۰۰۲ اور ٹکر، ۱۹۹٦)۔ اس معاملہ میں پاکستان کو بھی استثنا حاصل نہیں۔

پاکستان ایک کثیر اللسانی ملک ہے جہاں لگ بھگ ٦۰ زبانیں بولی جاتی ہیں۔ خواندہ پاکستانی تو دو زبانیں جانتے ہی ہیں ناخواندہ خواتین وحضرات کی اکثریت بھی کم از کم دو زبانوں سے واقفیت رکھتی ہے۔ اگر یہ کہا جائے کہ پاکستان میں بولی جانے والی ٦۰ زبانوں میں سے دو زبانیں، انگریزی اور اردو، جن کا آغاز پاکستان میں نہیں ہوا ہی سب سے زیادہ طاقتور ہیں تو غلط نہ ہو گا۔ ہماری قومی زبان اردو ہے جبکہ انگریزی سرکاری زبان کے طور پر رائج ہے۔ یہ دونوں زبانیں ہمارے تعلیمی اداروں خصوصاً اسکولوں میں لازمی مضامین کے طور پر پڑھائی جاتی ہیں۔ پنجابی زبان نہ ہی سرکاری زبان کا درجہ رکھتی ہے اور نہ اسے سکولوں میں ایک درسی مضمون کی حیثیت حاصل ہے۔ اردو اور انگریزی دونوں زبانیں ابتدائی درجات سے جامعات کی سطح تک لازمی مضامین کی حیثیت سے پڑھائی جاتی ہیں۔ ذرائع ابلاغ کی غالب زبان اردو ہے جبکہ چند ایک اخبارات اور رسائل انگریزی زبان میں بھی طبع ہوتے ہیں۔ انگریزی زبان کا علم اچھی نوکری کے لیئے ضروری سمجھا جاتا ہے کیونکہ انگریزی نہ صرف مقابلے کے امتحانات کی زبان ہے بلکہ اعلیٰ عدلیہ، قانون اور آئین کی زبان بھی سمجھی جاتی ہے۔ یہ سب کچھ اس کے باوجود ہے کہ دستورِ پاکستان (۱۹۷۳) کے تحت اردو ملک کی واحد سرکاری زبان ہونا قرار پائی تھی۔

اردو اور انگریزی کی تدریس کے بارے میں کوئی بھی تحقیق اس مخصوص تناظر سے ہٹ کر کرنا ممکن نہیں۔ مگر یہ واحد لازمی تناظر نہیں ہے کیونکہ بہت سے دوسرے عوامل بھی اس میں کارفرما ہیں۔ زیرِ نظر تحقیق کیلئے سب سے اہم پس منظر لکھنے کے عمل میں کی جانی والی غلطیوں کے جائزے پر تحقیق ہے۔

پس منظر:

جائزہ اغلاط کی اصلاح زبان لکھنے یا بولنے والوں کی طرف سے کی جانے والی غلطیوں کی نشاندہی اور ان کی اصلاح کیلئیے استعمال کی جاتی ہے۔ ۱۹٦۰ کی دہائی سے جائزہ اغلاط عملی لسانیات کا ایک اہم جزو ہے۔ کوڈر (۱۹٦۰) نے سب سے پہلے یہ اصطلاح استعمال کی۔ اس کے مطابق جائزہ اغلاط کے ذریعے ہم طلبہ کے ذہن میں پائے جانے والی اس فطری ترتیب کو جان سکتے ہیں جس کے ذریعے وہ زبان سیکھتے ہیں۔ اس کے نزدیک اغلاط کی فطرت کچھ ایسی ہوتی ہے کہ اس سے ہمیں زبان سیکھنے کے عمل کے متعلق بھی اہم معلومات حاصل ہوتی ہیں۔ اسی بنا پر محققین کا ماننا ہے کہ

تصحیح اغلاط ایک موثر طریقۂ تدریس کے طور پر بھی استعمال کیا جاسکتا ہے۔ جب تک اساتذہ طلبہ کی اغلاط اور ان کی وجوہات سے واقف نہ ہوں تب تک وہ موثر انداز میں تدریس کا فریضہ سرانجام نہیں دے سکتے (الحیسونی، ۲۰۱۲)۔ کرسٹل (۲۰۰۳) کے مطابق، جائزہ اغلاط طلبہ کی جانب سے تحریر کردہ مواد کو لسانیات کے کسی بھی اصول کے تحت مطالعہ کرنے کا نام ہے۔

تحریری مہارت کی اغلاط:

لسانی اغلاط کے شعبہ میں بیرونی ممالک میں سب سے زیادہ کام تحریری مہارت کے شعبہ میں ہوا ہے۔ اس کی بنیادی وجہ شاید یہ ہے کہ تحریر میں مہارت دراصل زبان کی معراج ہے۔ فنِ بیان کی اہمیت مسلمہ ہے چاہے یہ تحریری مہارت کی شکل میں ہو یا تقریری مہارت کی صورت میں۔ تحریری مہارت کا مطلب فقط الفاظ کی تحریر ہی نہیں بلکہ اپنے خیالات کو ایک مناسب ترتیب کے ساتھ قرطاس ابیض پر اس انداز میں پیش کرنا ہے جس سے پڑھنے والا لکھنے والے کے مافی الضمیر کو بغیر کسی مشکل کے سمجھ سکے۔ اس فن میں کمال تبھی حاصل ہو سکتا ہے جب طلبہ محنتِ شاقہ کے عادی ہوں اور ساتھ ہی ساتھ اساتذہ کی طرف سے انہیں مکمل رہنمائی بھی حاصل ہو۔

تحریری مہارت میں اغلاط کی اقسام:

لسانی اغلاط کی تحقیق میں ایک اور اہم نکتہ اغلاط کی اقسام سے متعلق ہے۔ لالانڈے (۱۹۸۲) کے مطابق ایک طویل عرصے تک زبان سیکھنے کے باوجود چند طلبہ ایسے بھی ہیں جو تواتر سے ایک جیسی تحریری اغلاط کے مرتکب ہوتے ہیں۔ قواعد و ضوابط کی اغلاط اس ضمن میں خصوصی اہمیت کی حامل ہیں۔ طلبہ ایک لمبے عرصہ تک قواعد و ضوابط کی تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ پاکستان میں مروجہ لسانی تعلیم کے تقریباً تمام طریقہ ہائے تدریس قواعد وضوابط کی تعلیم پر زور دیتے ہیں۔ مگر اس کے باوجود طلبہ قواعد وضوابط کی غلطیاں کرتے ہیں۔ انگریزی زبان کی تعلیم و تدریس میں یہ نکتہ شائد زیادہ نمایاں ہے۔ انگریزی کی تدریس کے لیئے اساتذہ اردو کا سہارا لیتے ہیں۔ اردو سے انگریزی اور انگریزی سے اردو ترجمہ اور اس کے ساتھ ہی ساتھ انگریزی قواعد وضوابط کے ذریعے طلبہ کو زبان سکھائی جاتی ہے۔ مگر یہاں ایک چیز مدِ نظر رہے کہ قواعد وضوابط کی اغلاط کے علاوہ بھی بہت سی دوسری اغلاط ہیں جن کو ذہن میں رکھنا نہایت ضروری ہے۔

جیسا کہ براؤن (۲۰۰۰) اور رچرڈز (۲۰۱۵) کے مطابق، طلبہ عام طور پر دو قسم کی غلطیاں کرتے ہیں۔ ان میں سے ایک قسم کو بین اللسانی اغلاط جبکہ دوسری قسم کو درون اللسانی اغلاط کہا جاتا ہے۔ جیسا کہ نام سے ظاہر ہے

بین اللسانی اغلاط ایک زبان کے دوسری زبان پر اثر انداز ہونے کی بنا پر واقع ہوتی ہیں جبکہ درون اللسانی اغلاط کا منبع زبان کو درست انداز میں نہ سیکھنے کا عمل ہے۔

جائزہ اغلاط کے مراحل:

جائزہ اغلاط کا عمل عام طور پر چار مراحل پر مشتمل ہوتا ہے۔ ان میں سب سے پہلا عمل معلومہ مواد کو جمع کرنے کا ہے۔ دوسرا عمل اغلاط کی نشاندہی ہے جس کے بعد اغلاط کو بیان کرنے اور ان کی تشریح کے عمل آتے ہیں (ایلس اور برخوزن، ۲۰۰۵)۔

معلومہ مواد کو جمع کرنا:

جائزہ اغلاط کے لیئے معلومہ مواد کے انتخاب کا سب سے درست طریقہ یہ ہے کہ اسے یا تو صرف تحقیق میں استعمال ہونے کے لیئے لکھا جائے یا پھر طلبہ نے اسے تعلیم کے دوران لکھا ہو۔ یہ درست ہے کہ بہت سے ماہرینِ لسانیات سمجھتے ہیں کہ فطری طور پر بولی یا لکھی جانے والی زبان ہی اس ضمن میں موزوں ہے مگر عملی لسانیات کے ماہرین کے مطابق تحقیق کے لیے، یا دورانِ تدریس لکھے جانے والے مضامین اس لیے زیادہ کارآمد ہوتے ہیں کہ جائزہ اغلاط کا اصل مقصد ہی طلبہ کی اغلاط کو جانچنا ہے تاکہ زبان سیکھنے کے عمل میں پائی جانے والی مشکلات کا درست انداز میں احاطہ کرنے کے بعد اس ضمن میں تدارک کی صورتیں ڈھونڈی جا سکیں۔ مزید برآں، تدریس کے عمل کے دوران حاصل کیا جانے والا معلومہ مواد بڑی صورت میں بھی سامنے لایا جاسکتا ہے (سبیسٹا اور سکوڈوا، ۲۰۱۲)۔

اغلاط کی نشاندہی:

اغلاط کی نشاندہی کیلئے عموماً کوئی مخصوص اور مروجہ نظام استعمال کیا جاتا ہے۔ اس ضمن میں بہت سے طریقے مستعمل ہیں۔ عملی لسانیات میں جائزہ اغلاط کی دو اصطلاحات (ایرر اور مسٹیک) بہت معروف ہیں۔ اردو لغات ان دونوں الفاظ کے لیئے غلطی کا لفظ بتاتی ہیں۔ جائزہ اغلاط میں ایسی غلطی جو لسانی قواعد سے لاعلمی کی بنیاد پر کی جاتی ہے اسے ایرر سے منسوب کیا جاتا ہے جبکہ سہواً وقوع پذیر ہونے والی غلطی مسٹیک کہلاتی ہے کوڈر (۱۹۶۰)۔ کوڈر کا خیال ہے کہ عمل لسانیات کے ماہرین اور زبان کے اساتذہ کو چاہیئے کہ وہ اپنی زیادہ توجہ لاعلمی کی بنیاد پر کی جانی والی اغلاط پر رکھیں۔ مگر یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ اساتذہ کو دونوں قسم کی اغلاط پر توجہ دینے کی ضرورت ہوتی ہے کیونکہ بسا اوقات یہ فیصلہ کرنا مشکل ہو جاتا ہے کہ کون سی غلطی سہواً سرزد ہوئی ہے اور کون سی زبان کے قواعد سے ناآشنائی کی بنا پر (ایلس اور برخوزن، ۲۰۰۵)۔

بیانِ اغلاط:

جیسا کہ نام سے ظاہر ہے تیسرے مرحلے میں اغلاط کو بیان کیا جاتا ہے۔ اس میں زمرہ جاتی بنیادوں پر اغلاط کی تقسیم بھی شامل ہے اور مختلف زمروں میں اغلاط کی تکرار بھی۔ اس ضمن میں چند اصولِ صنف بندی بھی وضع کیے گئے ہیں۔ ان میں دو اصولِ صنف بندی زیادہ مستعمل ہیں-پہلے کو لسانی اصولِ صنف بندی کہا جاتا ہے جب کہ دوسرے کو سطحی ساخت کا اصولِ صنف بندی کہتے ہیں۔ لسانی اصولِ صنف بندی کا تعلق قواعد وضوابط سے ہے جب کہ سطحی ساخت کا اصولِ صنف بندی زبان کی ساخت سے متعلق ہے، اور اس سے مراد اضافت یا حذف کرنے والی اغلاط ہیں جن کی بنا پر معانی ومفہوم صحیح انداز میں قاری تک نہیں پہنچ پاتے۔

تشریحِ اغلاط:

تشریحِ اغلاط جائزۂ اغلاط میں سب سے آخری مرحلہ ہے-اس مرحلہ کا مقصد یہ فیصلہ کرنا ہوتا ہے کہ جو غلطیاں طلبہ نے کی ہیں ان کی وجوہات کیا ہیں۔ دراصل اس سے اساتذہ اور محققین کو یہ جاننے میں بھی مدد ملتی ہے کہ زبان سیکھنے کے عمل میں طلبہ کن طریقوں کا استعمال کر رہے ہیں۔

اوپر بیان کئے گئے مراحل میں گیس اور سلینکر (۲۰۰۵) نے دو مزید مراحل کا اضافہ کیا ہے۔ ان کے بقول، اغلاط کو گننا اور ان سے بچاؤ کے طریقے بیان کرنا بھی جائزۂ اغلاط کا حصہ ہے۔

اغلاط کو گننا:

اس مرحلہ میں کسی مخصوص زمرہ میں وقوع پزیر ہونے والی اغلاط کو گنا جاتا ہے تا کہ پتہ چل سکے کہ کس زمرے میں اغلاط کی تعداد زیادہ ہے۔ زیرِ نظر تحقیق میں مرحلہ کی اہمیت یوں بھی ہے کہ چونکہ اس تحقیق میں دو مختلف زبانوں میں کی جانے والی غلطیاں زیرِ بحث ہیں تو یہ پتہ لگانا زیادہ ضروری ہو جاتا ہے کس زبان میں کس قسم کی غلطیوں کی تعداد زیادہ یا کم ہے۔

بچاؤ کے طریقے:

تحقیق کا ایک بنیادی نکتہ ان مسائل کا حل بتانا ہوتا ہے جو دورانِ تحقیق ابھر کر سامنے آتے ہیں۔ جائزۂ اغلاط کا عمل بھی فقط نشاندہی تک محدود نہیں ہے۔ دراصل اس میں اساتذہ کو اغلاط سے بچاؤ کے طریقے بھی بتائے جاتے ہیں۔

طریقہ تحقیق:

دورانِ تحقیق ۵۰ طلبہ سے معلوماتی مواد اکٹھا کیا گیا۔ تمام طلبہ کو ایک مضمون، ایک کہانی، اور ایک عرضی انگریزی اور اردو میں لکھنے کو دی گئیں۔ اس تحریری امتحان کا دورانیہ ۹۰ منٹ تھا۔ تمام مسودات کا درج بالا طریقہ کار برائے جائزہِ اغلاط کے تحت مطالعہ کیا گیا۔ سب سے پہلے تمام مسوادت کی پڑتال کی گئی، جس میں اغلاط کی نشاندہی کی گئی۔ اس کے بعد زمرہ جاتی بنیادوں پر اغلاط تقسیم کی گئیں۔ چوتھے مرحلہ میں ہر زمرے میں پائی جانے والی اغلاط کو گنا گیا۔ اگلے مرحلہ میں اغلاط کی وجوہات جاننے کی کوشش کی گئی۔ اس کے بعد ان اغلاط کے تدارک کے طریقوں پر روشنی ڈالی گئی۔

نتائج:

دونوں زبانوں کے مسودات کی اغلاط کو علیحدہ علیحدہ جدولوں میں زیرِ بحث لایا گیا ہے۔ جس کے بعد اغلاط کا تقابلی جائزہ بھی پیش کیا گیا ہے۔ جیسا کہ ذیل میں دیے گئے جدول سے ظاہر ہے، انگریزی زبان کے مسودات میں درج ذیل اغلاط سامنے آئیں۔

پنجابی طلبہ کے انگریزی مسوادت میں پائی جانے والی سب سے زیادہ اغلاط

Most Common Errors Found in the English Manuscripts of the Secondary Level Punjabi Students

جدول نمبر ا

بڑے حروفِ تہجی کی اغلاط

Table 1

Capitalization Errors

Error Definition and Classification غلطی کی تعریف اور زمرہ	Example of Identification of Errors اغلاط کی نشاندہی (مثال)	Rules
Capitalization Errors	When He entered the room	"He" is not a proper noun. Therefore, its

first letter should not be capitalized. فقرہ کے آغاز کے علاوہ اگر اسم ضمیر کسی اور جگہ استعمال ہو رہا ہو تو اس کا آغاز بڑے حروفِ تہجی سے نہیں کیا جائے گا۔		بڑے حروفِ تہجی کی اغلاط

مندرجہ بالا جدول سے ظاہر ہے کہ طلبہ بڑے حروفِ تہجی کی اغلاط تواتر سے کرتے ہیں۔معلوماتی مواد کے مطابق تقریباً آدھے طلبہ اس قسم کی اغلاط کرتے ہیں۔اس ضمن میں یہ نکتہ مدِ نظر رکھنے کی ضرورت ہے کہ اردو زبان میں حروفِ تہجی ایک ہی انداز میں لکھے جاتے ہیں اور کسی اسم کی ابتدا بڑے حرف سے نہیں ہوتی۔دراصل اردو زبان میں بڑے یا چھوٹے حروفِ تہجی جیسا کوئی تصور نہیں پایا جاتا۔ اس کے برعکس انگریزی میں capitalization کے واضح قواعد موجود ہیں، اور بعض اوقات ان کا غلط استعمال سے معانی بھی بدل جاتے ہیں۔

جدول۲

Table 2

Verb (Tenses)

Error Definition and Classification غلطی کی تعریف اور زمرہ	Example of Identification of Errors اغلاط کی نشاندہی (مثال)	Rules قواعد
Verbs (Tenses) زمانے کے لحاظ سے فعل کی اغلاط	He did not came there.	We do not use second form of the verb in past tense in negative sentences. زمانہِ ماضی سے متعلق منفی فقرہ میں فعل کی ماضی حالت استعمال نہیں کی جاتی

اس جدول سے ظاہر ہے کہ طلبہ زمانے کے لحاظ سے فعل کی اغلاط کرتے ہیں۔ انگریزی زبان میں زمانہِ ماضی کو بیان کرنے کے لیئے فعل ماضی استعمال ہوتا ہے۔ لیکن اگر فقرہ منفی ہو تو امدادی فعل ماضی کی شکل اختیار کر لیتا ہے جبکہ اصل فعل ایسی صورت میں حال کے طور پر آتا ہے۔ جدول 1 میں بیان کیے گئے اصول کی طرح یہ اصول بھی اردو زبان میں نہیں پایا جاتا۔ مگر یہ صورتِ حال جدول 1 میں بیان کی گئی صورت سے اس لحاظ سے مختلف ہے کہ انگریزی میں بڑے حروفِ تہجی پائے ہی نہیں جاتے جبکہ اردو زبان میں فعل ماضی فعل حال اور امدادی فعل تینوں پائے جاتے ہیں مگر ان کے استعمال کا طریقہِ کار انگریزی زبان سے مختلف ہے۔

جدول۳

Table 3

Verb (Subject Verb Agreement)

Error Definition and Classification غلطی کی تعریف اور زمرہ	Example of Identification of Errors اغلاط کی نشاندہی (مثال)	Rules قواعد
Verbs (Subject Verb Agreement) فاعل کے لحاظ سے فعل کی اغلاط	All the students comes to the class in time.	We do not use s/es with the first form of the verb if the subject is plural. زمانہِ حال میں واحد صیغہ غائب کی صورت میں فعل کی پہلی حالت کے ساتھ انگریزی حروف(s) یا ای ایس (es)کا اضافہ کیا جاتا ہے۔

اس جدول سے ظاہر ہے کہ طلبہ فاعل کے لحاظ سے فعل کی اغلاط کرتے ہیں۔ انگریزی زبان کے قواعد کے مطابق، زمانہ حال میں اگر فاعل غائب صیغہ واحد ہو تو فعل کی پہلے حالت کے ساتھ اضافی ایس (s) یا ای ایس (es) لگائے جاتے ہیں۔ انگریزی اورر اردو دونوں زبانوں میں فعل بمطابق فاعل بدلتا ہے۔ اردو میں اس لحاظ سے زمانے کی کوئی قید نہیں۔ فاعل کا صیغہ اگرر جمع میں ہو تو اس کے لیے فعل کی حالت بمطابق صیغہ واحد سے مختلف

ہو گی۔ یہاں مگر ایک نکتہ ذہن میں رہے کہ اردو زبان میں آداب کے تناظر میں فاعل کے لئے جمع کا صیغہ اس وقت مستعمل ہوتا ہے جب فاعل کی طرف عزت اور احترام دکھانا مقصود ہو۔ اس ضمن میں انگریزی اور اردو اساتذہ کی آراء جدول نمبر ۱۰ میں ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔

جدول ۴

Table 4

Spellings

Error Definition and Classification غلطی کی تعریف اور زمرہ	Example of Identification of Errors اغلاط کی نشاندہی (مثال)	Rules قواعد
Spellings ہجے	Companys	In words ending in y preceded by a consonant, we remove y and add ies to make plurals ایسے الفاظ جو حرف y پر ختم ہو رہے ہوں، اور حرف y سے پہلے کوئی حرفِ صامت آتا ہو، میں حرف y کو حذف کر کے esi کا اضافہ کیا جاتا ہے۔

انگریزی زبان میں ہجوں کی غلطیاں کرنے والوں کی تعداد بہت کم رہی۔ درج بالا جدول اس امر کا عکاس ہے کہ جن چند طلبہ نے ہجوں کی غلطیاں کی ہیں انہوں نے بھی ایسا تکنیکی وجوہات کی بنا پر کیا ہے۔ دراصل اردو اور انگریزی دونوں میں جمع صیغہ کے لئے چند مستثنیات ہیں جنہیں ذہن میں رکھنا ضروری ہوتا ہے۔ اوپر دیا گیا اصول بھی ان میں سے ایک ہے۔ اساتذہ کے بقول، زیادہ تر طلبہ اس امر سے خائف رہتے ہیں کہ انگریزی زبان کے ہجوں کے اصول مستقل نہیں ہیں اور تلفظ اور ہجوں میں پائی جانے والی عدم مطابقت کی بنا پر یہ اغلاط سرزد ہوتی ہیں۔

جدول ۵

Table 5

Collocations

Error Definition and Classification غلطی کی تعریف اور زمرہ	Example of Identification of Errors اغلاط کی نشاندہی (مثال)	Rules قواعد
Collocation ترتیبِ الفاظ	Strong fever	Adjectives that collocate with fever to express its degree are high and raging. There is nothing like a high fever. fever اسم (بخار) ہے اور اس کے لئے اسم صفت high سب سے زیادہ مستعمل ہے۔ اس کے علاوہ raging بھی استعمال ہو سکتا ہے مگر strong استعمال کرنا غلط ہے۔

لفظ زبان کا لازمی جزو ہے اور زبان سیکھنے اور بولنے میں اس کی حیثیت مسلمہ ہے۔ مگر الفاظ کی درست ترتیب ہی بامعنی جملوں میں منتج ہوتی ہے۔ درج بالا جدول اسی امر کی عکاسی کرتا ہے۔ درج بالا غلطی سے ظاہر ہے کہ اگرچہ طلبہ اس امر سے واقف ہیں کہ بخار کی شدت کو ظاہر کرنے کے لئے اسمِ صفت کا استعمال لازمی ہے مگر فقط یہی علم اس ضمن میں کافی نہیں۔ اساتذہ کے بقول، ترتیبِ الفاظ کے بارے میں علم اور اس کی صحیح مشق ہی طلبہ کو اس غلطی سے بچنے میں مددگار ثابت ہو سکتی ہے۔

درج بالا جدول انگریزی زبان کی اغلاط سے متعلق تھے۔ ذیل میں دیئے گئے جداول میں اردو زبان میں کی جانے والی اغلاط پر روشنی ڈالی جائے گی جس کے بعد بحث کے حصہ میں ان دونوں کا ایک تقابلی جائزہ بھی پیش کیا جائے گا۔

جدول٦

اسم ضمیر

Table 6

Error Definition and Classification غلطی کی تعریف اور زمرہ	Example of Identification of Errors اغلاط کی نشاندہی (مثال)	Rules قواعد
اسم ضمیر	میرے کو	اسم ضمیر واحد متکلم مفعولی کے لئے "مجھے" کا استعمال ہوتا ہے۔ اردو زبان میں "میرے کو" کی اصطلاح غلط ہے۔

معلوماتی مواد کے مطالعہ سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ طلبہ کو اسم ضمیر کے درست استعمال میں مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ یہاں یہ بات بھی قابلِ ذکر ہے کہ پنجابی زبان میں بھی ایسی کوئی اصطلاح نہیں جیسی درج بالا جدول میں غلطی کے زمرہ میں بیان کی گئی ہے۔ اس کی وجوہات پر موجودہ مقالہ کے آخر میں بحث کی جائے گی۔ زیرِ نظر غلطی بہت سے طلبہ کے مسوادت میں پائی گئی۔ جب اساتذہ سے اس ضمن میں سوال کیا گیا تو ان کی اکثریت کا خیال تھا کہ اس کی بڑی وجہ ہندی کارٹون اور ڈرامہ کا دیکھا جانا ہے۔ طلبہ کی ایک بڑی تعداد چونکہ ہندی کارٹون اور ڈرامے دیکھتی ہے تو اس طرح کی اغلاط کا سامنے آنا ایک فطری عمل ہے۔

جدول۷

اغلاطِ اختلاط

Table 7

Error Definition and Classification غلطی کی تعریف اور زمرہ	Example of Identification of Errors اغلاط کی نشاندہی (مثال)	Rules قواعد
اغلاطِ اختلاط	میرے والد کا ٹرانسفر دوسرے شہر ہو گیا ہے	اردو زبان میں انگریزی لفظ ٹرانسفر(transfer) کا متبادل تبادلہ ہے۔ اردو کی تحریر میں کوئی بھی لفظ کسی اور زبان سے صرف اس وقت مستعار لیا جاتا ہے جب اس کا اردو متبادل موجود نہ ہو۔

بین اللسانی اختلاط لسانی اغلاط کا ایک اہم منبع ہے خصوصاً ایسے حالات میں جب دو زبانیں ایک ہی وقت میں سیکھی جا رہی ہوں۔ درج بالا جدول میں بیان کی گئی غلطی ذخیرہ الفاظ سے متعلق ہے۔ لیکن بین اللسانی اختلاط کی اغلاط محض ذخیرہِ الفاظ تک محدود نہیں۔ یہ بات بھی اساتذہ کے مشاہدہ میں آئی ہے کہ بعض اوقات طلبہ صرف و نحو کی اغلاط بھی اسی بنا پر کرتے ہیں۔ تاہم انگریزی کے اساتذہ نے بتایا کہ ایسی اغلاط کی تعداد کی اکثریت تلفظ اور تقریری عمل میں زیادہ نمایاں ہوتی ہے۔

جدول۸

بین اللسانیت کی بنا پر ہجوں کی اغلاط

Table 8

Error Definition and Classification غلطی کی تعریف اور زمرہ	Example of Identification of Errors اغلاط کی نشاندہی (مثال)	Rules قواعد
بین اللسانیت کی بنا پر ہجوں کی اغلاط	اُن کا اس سے کچھ واسطہ نہ تھا	اصل لفظ واسطہ ہے نا کہ داستہ

زیرِ نظر جدول میں بیان کردہ مثال طلبہ کی اردو تحریروں میں بہت عام پائی جاتی ہے۔ اس غلطی کو محض ہجوں کی غلطی گردان کافی نہیں ہے۔ اگر پنجابی طلبہ کی ادئیگیِ الفاظ پر نظر ڈالی جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ اس کی بڑی وجہ حرف کا غلط صوتی تاثر ہے۔ "ت" اور "ط" دونوں حروف کو پنجابی طلبہ عام طور پر ایک ہی انداز میں ادا کرتے ہیں۔ اس طرح یہ غلطی بین السانی زمرہ میں شمار ہو گی۔ اساتذہ کے نزدیک، ہجوں کی اغلاط میں ایک بڑی وجہ لا پرواہی بھی ہے۔

جدول۹

نحویا جملوں کی ساخت سے متعلقہ اغلاط

Table 9

Error Definition and Classification غلطی کی تعریف اور زمرہ	Example of Identification of Errors اغلاط کی نشاندہی (مثال)	Rules قواعد
جملوں کی ساخت سے متعلقہ اغلاط	مشکل سے ہمارا گزارا ان کی قلیل آمدنی کی وجہ سے ہوتا ہے۔	اردو اور انگریزی دونوں زبانوں میں پہلے اسباب بیان کئے جاتے

ہیں اور اس کے بعد ان اسباب کے اثرات تحریر کئے جاتے ہیں۔ اس بنا پر صحیح جملہ یوں ہو گا ان کی قلیل آمدنی کی وجہ سے ہمارا گزارہ مشکل سے ہوتا ہے		

عام طور پر طلبہ کو اردو ذخیرہ الفاظ سے متعلق کم ہی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ مزید بر آں، انہیں اردو صَرف کے درست استعمال میں بھی مشکلات پیش نہیں آتی۔ لیکن یہ بات مشاہدہ میں آئی ہے کہ طلبہ نحو کے معاملہ میں غفلت کا ارتکاب کرتے ہیں۔ زیر نظر مثال بھی اسی امر کی عکاسی کرتی ہے۔ اساتذہ لے نزدیک اس کی وجہ یہ ہے کہ طلبہ زیادہ وقت اردو لکھنے کی بجائے بولنے میں گزارتے ہیں اور بولتے ہوئے چونکہ قواعد کا زیادہ خیال نہیں رکھا جاتا تو وہی عادات تحریر میں بھی منتقل ہو جاتی ہیں۔

جدول۱۰

زمانے کے لحاظ سے فعل کی اغلاط

Table 10

Rules قواعد	Example of Identification of Errors اغلاط کی نشاندہی (مثال)	Error Definition and Classification غلطی کی تعریف اور زمرہ
زمانہ مستقبل کے لحاظ سے فائل واحد حاضر متکلم کے لئے اردو زبان میں "دوں گا" کا صیغہ درست ہے جبکہ "دو گا" کا صیغہ غلط ہے	اس نے کہا میں تمہیں ہزار دینار دو گا	فاعل کے لحاظ سے فعل کی اغلاط

درون اللسان اغلاط میں فعل کی اغلاط بلحاظ فاعل بہت کثرت سے پائی جاتی ہیں۔ فاعل واحد حاضر متکلم کے لئے پنجابی، اردو اور انگریزی تینوں زبانوں میں امدادی فعل مخصوص ہیں اور یہ غائب یا مخاطب کے لئے استعمال کئے جانے والے امدادی افعال سے مختلف ہیں۔ غلط استعمال کی بڑی وجہ غالباً زبان کو درست انداز میں نہ سیکھ پانا ہے۔ اس ضمن میں یاد رہے کہ کہ انگریزی تحریر میں بھی طلبہ فعل کی اغلاط بلحاظِ فاعل کے مرتکب ہوئے۔ اس تحقیق میں یہ بات بھی سامنے آئی کہ اردو تحریر میں طلبہ میں سے کسی نے بھی فعل کی اغلاط بلحاظِ زمانہ کا ارتکاب نہیں کیا جبکہ انگریزی تحریر میں بہت سے ایسے طلبہ سامنے آئے جنہوں نے ایسی اغلاط کیں۔

درج بالا نتائج سے یہ امر واضح ہوتا ہے کہ انگریزی اور اردو دونوں زبانوں کی تحریروں میں طلبہ زیادہ تر قواعد کی اغلاط کرتے ہیں۔ ان میں سے کچھ اغلاط تو ایسی ہیں جو دونوں زبانوں کے لئے مشترکہ ہیں۔ مثلاً فعل کی اغلاط بلحاظ فاعل اور ہجوں کی اغلاط۔ لیکن اس کے علاوہ چند اغلاط دونوں میں سے کسی ایک زبان کی تحاریر میں دیکھی گئیں۔ انگریزی زبان کے طلبہ فعل کی اغلاط بلحاظِ زمانہ کا ارتکاب کرتے ہیں مگر یہ معاملہ اردو زبان کی تحاریر میں دیکھنے کو نہیں ملا۔ اس کے علاوہ بڑے حروفِ تہجی کی اغلاط بھی انگریزی زبان تک محدود ہیں کیونکہ اردو زبان میں ایسا کوئی مسلہ درپیش نہیں ہوتا۔ مزید برآں انگریزی تحاریر میں ایک اور غلطی ترتیبِ الفاظ کی بھی ہے۔ اس ضمن میں ضرورت اس امر کی ہے طلبہ کو ان اغلاط سے بچاؤ کے لئے مشق کرائی جائے۔ جہاں تک اردو تحاریر کی مخصوص اغلاط کا تعلق ہے تو اسم ضمیر کی غلطیاں سب سے زیادہ ابھر کر سامنے آتی ہیں۔ جیسا کہ جدول نمبر ٦ میں بیان کیا جا چکا ہے اساتذہ کی نظر میں ان اغلاط کا تعلق ہندی کارٹون اور ڈراموں سے ہے۔ اگرچہ ثقافتی یلغار اس تحقیق کا موضوع نہیں ہے مگر تحقیق کے دوران یہ بات ثابت ہوئی ہے ہندی ڈرامے اور کارٹون طلبہ کی اردو تحریر و تقریر کی صلاحیت پر اثرانداز ہو رہے ہیں۔ اس ضمن میں اساتذہ کی زمہ داری مزید بڑھ جاتی کہ وہ ثقافتی رویات کے امین ہوتے ہیں اور زبان ثقافت کا جزوِ لاینفک ہے۔ ایک اور نکتہ جس پر اساتذہ کو نظر رکھنے کی ضرورت ہے وہ بین اللسانی اور درون اللسانی اغلاط کا فرق ہے۔ اس تحقیق میں یہ بات بھی ابھر کر سامنے آئی ہے کہ اردو تحاریر میں پنجابی زبان کے اثر کی بنا پر ہجوں کی اغلاط بھی سرزد ہوتی ہیں۔ اگر اساتذہ شروع سے ہی طلبہ کو اردو اور پنجابی صوتیات سے واقفیت دلا دیں اور ان کا فرق بھی ذہن نشین کرا دیں تو ان اغلاط میں خاطر خواہ کمی لائی جا سکتی ہے۔

حوالہ جات

1. Brown, H. (2000). Principles of Language Learning and Teaching. New Jersey: Prentice-Hall Inc Brisk, M. E., & Harrington, M. M. (2010). *Literacy and bilingualism: A handbook for all teachers*. Routledge.
2. Cook, V.J. (2002), 'Background to the L2 user', in V.J. Cook (ed.) *Portraits of the L2 User,* Clevedon, Multilingual Matters (2002), 1-28
3. Corder, S. P. (1967, January 1). The significance of learners' errors. International Review of Applied Linguistics, 5, 161-170.
4. Ellis, R., & Barkhuizen, G. (2005). Analysing Learner Language. China: Oxford University Press.
5. Lalande, J. (1982). Reducing Composition errors: An experiment. Modern language Journal, 66, 140-49. Accessed from http://dx.doi.org/10.1111/j.1540-4781.1982.tb06973.x.
6. Richards, J. C. (2015). Error analysis: Perspectives on second language acquisition. Routledge.
7. Tucker, G.R. (1996). Some thoughts concerning innovative language education programmes. Journal of Multilingual and Multicultural development 17 (2-4) 315-320 Retrieved April 20, 2006 from http://www.multilingual-matters.net/jmmd/017/0315/jmmd0170315.pdf
8. Gas, S. & Selinker, L. (2008). Second Language Acquisition: An Introductory Course (2nd edition). New York: Routledge.
9. Social Science Canadian Center of Science and Education, 8(12), 55- 66.